



سوال

(23) دور حاضر میں آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت رکھتا ہوں، اس پر فرق دور میں میری ایک ہی خواہش ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کروں، کیا اب ایسا ہو سکتا ہے؟ میرا کافی عرصہ پہلے نماز کے بعد ذکر و اذکار ”لا الہ الا اللہ“ تک محدود ہوتا تھا، میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، انہوں نے مجھے کہا کہ ہمیں بھی یاد رکھا کرو، یعنی لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی پڑھا کرو تا کہ ہم بھی تمہاری مدد کریں، اس کی شرعی حیثیت واضح کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بیعت ایک ایسا معاہدہ ہے جو ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ پڑھنے کے بعد شروع ہو جاتا ہے، اس معاہدے کا اولین تقاضا یہ ہے کہ بندہ اس عالم رنگ و بو میں اللہ تعالیٰ کے احکام و فرامین پر خلوص دل سے عمل پیرا رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کو دل و جان سے قبول کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا یہی مقصد ہے، اس کے لئے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا ضروری نہیں ہے اور نہ ہی اب ایسا ممکن ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ ہمارے ہاں آج کل جو بیعت رائج ہے اسے بیعت تصوف کہا جاتا ہے اس میں بہت اختلاف ہے۔ بعض علما سے ناجائز کہتے ہیں، جبکہ بعض حضرات اس کے قائل و فاعل ہیں۔ البتہ ہمیں اس کے متعلق شرح صدر نہیں ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ میں بیعت اسلام، بیعت جماد اور بیعت احکام کا ثبوت ملتا ہے لیکن بیعت تصوف کا وجود قرون اولیٰ میں نظر نہیں آتا۔ اس لئے انسان کو چاہیے کہ خلوص دل سے کتاب و سنت پر عمل کرنے کا اللہ تعالیٰ سے عہد کرے اور اس کے لئے مخلصانہ کوشش کرے، لا الہ الا اللہ کا بھی یہی مطالبہ ہے جسے پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔

خواب کے متعلق واضح رہے کہ اسے کسی شرعی حکم کی بنیاد نہیں قرار دیا جاسکتا، صرف حضرات انبیاء علیہم السلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کے خواب وحی ہوتے ہیں اور شرعی احکام کی بنیاد قرار پاتے ہیں۔ اس وضاحت کے بعد واضح ہو کہ افضل الذکر تو صرف لا الہ الا اللہ ہے۔ محمد رسول اللہ کو مستقل طور پر ذکر کا حصہ بنانا جائز نہیں، البتہ کبھی بھجار اختلاف ورد کے موقع پر محمد رسول اللہ کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ سوال میں یہ کہنے پر ”ہم تمہاری مدد کریں گے“ کا جو اشارہ ملا ہے یہ ایک ذہنی اختراع ہے جو شریعت اسلامیہ کے خلاف باغیانہ اقدام اور کھلا شرک ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
معدن فتوى
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

فتاوى اصحاب الحديث

جلد: 2، صفحہ: 67